# باب۔۵۷

# نکاح

[فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ،(النساء:۳)]

[وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ،(البقرۃ:۲۳۵)]

[وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ،(البقرۃ:۲۲۱)]

حدیث ۴۷۲۰: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ):
نبی مکرمؐ کی خدمت میں تین ایسے افراد پہنچے جن میں سے ایک کا کہنا تھا کہ میں رات بھر نماز پڑھوں گا، دوسرے کی خواہش تھی کہ وہ لگاتار روزے رکھے گا، جب کہ تیسرے نے بتایا کہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ سب کچھ سنا تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمھاری نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا ہوں، پھر بھی میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔۔۔ یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقے پر نہیں"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۷۲۱: میں نے حضرت عائشہؓ سے قرآن کی آیت، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ۔۔۔۔، [یعنی، اور اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے انصاف نہ کر سکو گے (تو انھیں چھوڑ دو) اور تم کو جو عورتیں پسند ہیں ان سے نکاح کرلو، (النساء:۳)] کی تفسیر معلوم کی۔ تو انھوں نے جواب میں فرمایا، کوئی یتیم لڑکی جو ولی کے پاس ہو، اور اس یتیم کا مال بھی اچھا اور جمال بھی اچھا ہو، اور اگر ولی تھوڑی سی رقم دے کر اس سے نکاح کرلینا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے۔ اس آیت کی شرط یہ ہے کہ "اگر تم انصاف کر سکو تو اس سے نکاح کرلو، اور ان کا پورا پورا مہر مقرر کرو"۔ ورنہ ان لڑکیوں کے علاوہ جہاں چاہو نکاح کرو۔ راوی: زہریؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ٤٧٢٢، ٤٧٢٣: (ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ): ارشاد نبویؐ ہے، "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرلے، کیوں کہ نکاح پرائی عورت کو دیکھنے سے نگاہ کو نیچی کردیتا ہے اور حرام کاری سے بچاتا ہے۔ البتہ جس میں طاقت نہ ہو، وہ روزے رکھے، کیوں کہ روزہ شہوت کو کم کردیتا ہے"۔ راویان: علقمہؓ اور عبدالرحمٰنؓ۔

حدیث ٤٧٢٤: میں ابن عباسؓ کے ہمراہ حضرتہ میمونہؓ کے جنازے کے ساتھ جارہا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ "یہ آنحضرتؐ کی زوجہ ہیں۔ ان کے جنازے کو اٹھاکر زیادہ حرکت نہ دو اور آہستہ آہستہ چلو"۔۔۔ اُس وقت حضورؐ کی نو بیویاں تھیں جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں، جب کہ ایک بیوی کی باری مقرر نہ تھی، کیوں کہ وہ بوڑھی ہوچکی تھیں۔ (وہ حضرتہ سودہؓ تھیں)۔ راوی: عطاءؒ۔

حدیث ٤٧٢٥: آنحضرتؐ کی نو بیویاں تھیں اور آپؐ ان سب کے پاس رات کے وقت دورہ فرماتے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ٤٧٢٦: مجھ سے ابن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے جواب دیا، جی نہیں۔ تو انھوں نے فرمایا، نکاح کرلو، کیوں کہ اس امت کا بہترین شخص وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔ راوی: سعید بن جبیرؒ۔

حدیث ٤٧٢٧: رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ، ہر عمل نیت پر موقوف ہے۔ انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لیے ہوگی، تو اس کی ہجرت رضامندئ خدا اور رسول ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہوگی، تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے۔ راوی: حضرت عمر بن خطابؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱ اور حدیث ۵۳)۔

حدیث ٤٧٢٨: ہم رسول مکرمؐ کے ہمراہ جہاد پر جاتے۔ اُس وقت ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتیں۔ ایک بار ہم نے عرض کیا کہ اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم خصی ہوجائیں۔ تو آپؐ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ٤٧٢٩: (آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔ سعدؓ نے اپنے مال کا آدھا، اور بیویوں میں سے جو پسند آئے، کی پیش کش کی جسے عبدالرحمٰنؓ نے قبول نہیں کی۔ بلکہ خود تجارت کرکے کمایا اور پھر اپنی شادی کی۔ آنحضورؐ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے اور شادی پر انھیں ولیمہ کرنے کا حکم فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۳۰: (جہاد میں بیویوں سے دوری کے سبب صحابہؓ کے خصی ہو جانے کے ارادے کو آنحضورؐ نے مسترد فرما دیا تھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۴۷۲۸۔ راوی: سعد بن وقاصؓ۔

حدیث ۴۷۳۱: (یہ حدیث خصی ہونے سے متعلق دو خبریں دیتی ہے اور ان کا حاصل یہ ہے کہ):

- ہم رسول مکرمؐ کے ہمراہ جہاد پر تھے۔ اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں تھیں۔ لہٰذا ہم نے عرض کیا کہ اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم خصی ہو جائیں۔ تو آپؐ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ہمیں ایک کپڑے کے عوض نکاح کرنے کی اجازت دی۔ اس موقع پر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّـهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ، [یعنی، اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں انھیں حرام مت ٹھہراؤ اور نہ ہی حد سے بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، (المائدہ:۸۷)]۔
- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میں جوان ہوں اور مجھے خوف ہے کہ مجھ سے زنا نہ ہو جائے، اور مجھ میں نکاح کی طاقت نہیں۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے اپنی بات دہرائی، تب بھی آپؐ نے جواب نہ دیا۔ میں نے تیسری بار اپنی بات کہی۔ آخر حضورؐ نے جواب دیا، "اے ابوہریرہ! جو کچھ تیری تقدیر میں تھا قلم (اسے لکھ کر) اب خشک ہو گیا ہے۔ اب حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں ہو سکتی، چاہے تو خصی ہو یا نہ ہو"۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۴۷۳۲: میں نے نبی مکرمؐ سے پوچھا کہ اگر آپؐ کسی مقام پر اتریں اور وہاں ایسے درخت ہوں جن میں سے کچھ درختوں سے کھایا گیا ہو اور کچھ سے نہیں، تو حضورؐ کس درخت سے اپنے اونٹ کو چرانا پسند کریں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، جس سے نہیں چرایا گیا ہو۔ اس بات سے میری مراد یہ ہے کہ نبی مکرمؐ نے میرے علاوہ کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۳۳: (آنحضرتؐ نے شادی سے پہلے حضرت عائشہؓ کو دو بار خواب میں دیکھا تھا۔ پھر فرمایا تھا کہ اگر یہ بات اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اس کو جاری کر کے رہے گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۶۲۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۳۴، ۴۷۳۵: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمھاری شادی ہو چکی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ پھر فرمایا، کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کیا، بیوہ سے۔ فرمایا، کسی نو عمر سے کیوں نہیں کی، وہ تمھارے لیے بہتر رہتا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۳۶: حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کا پیغام حضرت ابو بکرؓ کو بھیجا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، "میں تو آپ کا بھائی ہوں"۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا "تمھارا میرا بھائی ہونا اللہ کے دین اور اس کی کتاب کی رُو سے ہے۔ لہٰذا عائشہ مجھ پر حلال ہے"۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۴۷۳۷: آنحضرتؐ کا فرمانا تھا کہ مرد کے لیے عمدہ ترین عورتیں قریش کی ہوتی ہیں۔ وہ اپنے بچوں پر ان کی کمسنی میں شفیق ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنے شوہر کے مال کی زیادہ محافظ و نگہبان ہوتی ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۷۳۸: میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ جس شخص کے پاس باندی ہو اور اس نے اسے اچھی تعلیم دی اور اسے اچھا ادب سکھایا، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا، تو اسے دہرا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر اور مجھ پر ایمان لائے، اس کو بھی دہرا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے مالک اور اپنے خدا کا حق ادا کرے اس کا بھی دگنا ثواب ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۷۳۹: رسول معظمؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراھیمؑ نے تین موقعوں کے علاوہ کبھی ذو معنیٰ بات نہیں کی۔ (مثلاً) ایک دفعہ وہ ایک جابر بادشاہ کی طرف گئے۔ اُس وقت ان کے ساتھ ان کی اہلیہ سارہ بھی تھیں۔ سارہ نے کہا کہ اللہ نے نہ صرف کافر سے مجھے بچا لیا بلکہ اس نے خدمت کے لیے ہاجرہ بھی دی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (یہاں اس حدیث میں واقعہ کی تفصیل نہیں بیان کی گئی۔ اس کے لیے دیکھیں حدیث ۲۰۷۸)۔

حدیث ۴۷۴۰: نبی اکرمؐ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا۔ اس دوران حضورؐ نے حضرت صفیہؓ سے خلوت بھی کی۔ آپؐ کے ولیمے کے لیے خود میں نے لوگوں کو بلایا۔ دستر خوان پر روٹی یا گوشت نہ تھا بلکہ کھجوریں، پنیر اور چربی رکھی گئی تھی۔ یہی آپؐ کا ولیمہ تھا۔ اس موقع پر لوگوں میں آپس میں گفتگو ہونے لگی کہ حضرت صفیہؓ کا شمار باندیوں میں ہو گا یا ازواج میں؟ پھر انھوں نے سوچا کہ اگر حضورؐ نے پردے کا حکم دیا تب حضرت صفیہؓ کو آپؐ کی زوجہ سمجھنا چاہیے۔ چناں چہ جب آنحضرتؐ نے کوچ کا حکم دیا تو حضرت صفیہؓ کے لیے اونٹ پر اپنے پیچھے جگہ بنوا کر پردہ ڈال دیا گیا۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۴۱: حضورؐ نے حضرتہ صفیہؓ کو آزاد کیا اور (نکاح کے لیے) یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۷۴۲: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث ۴۷۴۳: ابو حذیفہ بن عتبہؓ جنگ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے ایک انصاری غلام سالمؓ کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی بھتیجی ہندہ بنت ولیدؓ سے کر دیا۔ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا کہ جو کسی کو بیٹا بنا لیتا تو بنانے والے کی طرف اسے منسوب کر کے پکارا جاتا۔ اور اور وراثت کا بھی حقدار ہو جاتا۔ چناں چہ آیت نازل ہوئی، ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّـهِ [یعنی، تم (منہ بولے بیٹوں کو) ان کے باپ کے نام سے پکارو، یہی اللہ کے نزدیک زیادہ عدل ہے، (الاحزاب:۵)]۔ چناں چہ اس کے بعد سب ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارے جانے لگے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۴۲)۔

حدیث ۴۷۴۴: آنحضرتؐ نے ضباعہ بنت زبیرؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم حج کرنے جا رہی ہو؟ عرض کیا، جی ہاں مگر مجھے سخت درد کی بیماری ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تم حج کو چلی جاؤ اور شرط کر لو کہ اے اللہ! میرے احرام سے باہر ہونے کی جگہ وہ ہے جہاں تُو مجھ کو میری بیماری کے عذر سے روک دے گا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۴۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ شادی کے لیے عورت کی چار باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ مال، نسب، خوبصورتی اور دین۔ تجھے دیندار کو حاصل کرنا چاہیے۔ اگر ایسے نہ کیا تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں گے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۷۴۶: آنحضرتؐ کے سامنے سے ایک اعرابی (بدو) گذرا۔ آپؐ نے وہاں بیٹھے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ جواب ملا، اگر اس کی کہیں نسبت ہو جائے تو یہ نکاح کے قابل ہے۔ اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو منظور کر لی جائے۔ اور اگر یہ کچھ کہے تو اس کی بات دلجمعی سے سنی جائے۔۔۔ اس کے بعد ایک مسلمان فقیر گذرا تو آپؐ نے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ جواب ملا، یہ نکاح کے قابل نہیں۔ اس کی سفارش منظور نہ کی جائے۔ اور اس کی بات قابل توجہ نہیں۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا، "تم روئے زمین کے سرمایہ داراں اور امیروں سے یہ فقیر بہتر ہے"۔ راوی: سہلؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۴۷: عروہؒ نے حضرت عائشہؓ سے آیت، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ،[یعنی، اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکوگے، (النساء:۳)] سے متعلق پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ اس سے وہ یتیم لڑکی مراد ہے جو اپنے والی کے پاس ہو اور والی کو اس کا مال و حسن پسند ہو اور وہ سوچے کہ نکاح کروں گا تو مال اور عورت دونوں ملیں گے، ساتھ ہی مہر بھی کم ادا کروں گا۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ نے ان سے شادی کرنے سے منع فرمایا اور انھیں دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا۔ اس کے بعد لوگوں نے نبی کریمؐ سے فتویٰ مانگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، [یعنی لوگ آپؐ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، (النساء:۱۲۷)]۔ یہاں وہ یتیم لڑکی مراد ہے کہ جب والی کو اس کا مال اور اس کا حسن پسند ہو تو انھیں اس سے نکاح کرنا مرغوب معلوم ہوتا۔ مگر جب وہ مفلس اور کم شکل کی ہوتی تو پھر وہ ناپسند کرتے اور کہیں اور شادی کرلیتے۔ چناں چہ حضرت عائشہؓ نے اس کا مطلب یوں بتایا کہ، جیسے تم ناپسندیدگی کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہو تو پھر رغبت کے وقت بھی انھیں چھوڑ دو، مگر جب کہ تم انصاف کرسکو اور پورا مہر دو۔ راوی: ابن شہابؒ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۳۵، ۴۲۳۶ اور ۴۲۶۲)۔

حدیث ۴۷۴۸ تا ۴۷۵۰: آنحضرتؐ نے فرمایا، نحوست یا برائی تین چیزوں میں ہے۔ عورت، گھر اور گھوڑا۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۷۵۱: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ "میرے بعد مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں نہ ہوگا"۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۴۷۵۲: (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بریرہؓ کے واقعہ میں تین شرعی مسائل ہیں):

- جب میری خادمہ بریرہ آزاد کی گئی تو نبی معظمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے۔
- آنحضرتؐ جب گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ چولھے پر ہانڈی چڑھی ہے۔ لیکن آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا دوسرا سالن رکھا گیا۔ تو آپؐ نے ہانڈی سے متعلق استفسار کیا۔ میں نے جواب دیا کہ اس میں صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو ملا ہے۔ چوں کہ آپؐ (یعنی نبی) صدقہ نہیں کھاتے اس لیے آپؐ کے سامنے نہیں رکھا گیا۔
- حضورؐ نے فرمایا، "وہ بریرہ کے لیے صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۵۳: حضرت عائشہؓ سے آیت، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ، (النساء:۳) کی تفسیر پوچھی گئی تو انھوں نے کہا کہ اس سے وہ یتیم لڑکیاں مراد ہیں جو ولی کے پاس ہوں اور وہ ان کے مال کی وجہ سے شادی کرے، لیکن اس سے صحبت کرنا برا سمجھے اور اس کے مال میں بھی حق تلفی کرے تو (اللہ نے حکم دیا کہ) اسے چاہیے کہ دوسری عورتوں سے شادی کرے۔ چاہے دو، تین یا چار نکاح کر لے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۳۵، ۴۲۳۶ اور ۴۷۴۷)۔

حدیث ۴۷۵۴: آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے حفصہؓ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے حضورؐ کو اس طرف متوجہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا، میں جانتا ہوں کہ یہ شخص حفصہ کا رضاعی چچا ہے لہٰذا اس سے پردہ کی ضرورت نہیں۔۔۔ پھر حضورؐ نے فرمایا "جو رشتہ نسب سے حرمت میں داخل ہے وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتا ہے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۵۵: کسی نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ آپؐ حمزہؓ کی بیٹی سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۷۵۶: حضرت امّ حبیبہؓ بنت ابوسفیان کہتی ہیں کہ میں نے نبی مکرمؐ سے کہا کہ آپؐ میری بہن سے شادی کر لیجیے۔ آپؐ نے پوچھا، کیا تجھے سوکن ناگوار معلوم نہ ہوگی؟ میں نے عرض کیا کہ میں اب بھی حضورؐ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں۔ میں تو اپنی بہن کو بھلائیوں میں شریک کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، "میرے لیے یہ جائز نہیں کہ دو بہنوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں رکھوں"۔ پھر میں نے کہا کہ سنا ہے آنحضورؐ ابوسلمہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، "وہ میرے لیے حلال نہیں کیوں کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے"۔ راوی: حضرت امّ حبیبہؓ۔

حدیث ۴۷۵۷: میرے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کر نبی اکرمؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، "دودھ کا رشتہ اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کہ بچے کی غذا صرف دودھ ہو"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۵۸: میرے ایک (رضاعی) چچا مجھ سے ملنے پہنچے تو میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ بعد میں آنحضورؐ سے میں نے اس بات تذکرہ کیا تو فرمایا کہ تم نے اسے بلا لیا ہوتا کیوں کہ وہ تمھارے رضاعی چچا ہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui publications

حدیث ۴۷۵۹: عقبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ میرے پاس ایک حبشن پہنچی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں پہنچا اور یہ بات بتائی۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب وہ ایسا کہتی ہے تو تم اس عورت کو چھوڑ دو۔ راوی: عبد اللہ بن ملیکہؒ۔

حدیث ۴۷۶۰، ۴۷۶۱: (دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور رضاعی رشتہ بن جانے کے بعد بھی نکاح نہیں ہو سکتا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۴۷۵۶۔ راوی: حضرتہ امّ حبیبہؓ۔

حدیث ۴۷۶۲: آنحضرتؐ نے ہر شخص کو اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۴۷۶۳، ۴۷۶۴: نبی مکرمؐ نے فرمایا ہے کہ نکاح کے لیے پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک ساتھ جمع نہ کریں۔ (حدیث ۴۷۶۴ میں یہ بھی ہے کہ): جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہی دودھ پینے سے حرام ہو جاتے ہیں۔ راویان: ابوہریرہؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۶۵: آنحضرتؐ نے " نکاحِ شغار" سے منع فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے۔ اور ان دونوں کے درمیان مہر کچھ نہ ہو۔ راوی: نافع ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۷۶۶: خولہ بنت حکیمؓ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنا نفس، رسول اکرمؐ کو ہبہ کر دیا تھا۔ اس پر حضرتہ عائشہؓ نے کہا کہ عورت کو اپنا نفس ہبہ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی! پھر آیت تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ، [یعنی، ان (بیبیوں) میں سے جس کو چاہیں الگ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں، (الاحزاب:۵۱)] نازل ہوئی۔ تو حضرتہ عائشہؓ نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپؐ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپؐ کی مرضی کے مطابق حکم بھیجتا ہے۔ راوی: عروۃؓ۔

حدیث ۴۷۶۷: نبی مکرمؐ نے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔ راوی: جابر بن زیدؓ۔

حدیث ۴۷۶۸: حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانۂ جنگ میں نکاحِ متعہ کرنے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ راوی: حسن بن محمدؒ۔

حدیث ۴۷۶۹: میں نے ابن عباسؓ سے نکاحِ متعہ سے متعلق پوچھا۔ انھوں نے کہا یہ جائز ہے۔ لیکن ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ تو جب تھا کہ سخت ضرورت ہو اور عورتیں کم ہوں۔ تو ابن عباسؓ نے کہا، ہاں۔ راوی: ابی حمزۃؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۷۰: ہم ایک لشکر میں تھے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عورت و مرد موافق ہو جائیں تو تین راتوں کے لیے ان کا باہم متعہ کرنا جائز ہے۔ لیکن حضرت علیؓ نے اس حکم کے منسوخ ہونے کو نبی معظمؐ سے روایت کیا ہے۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۴۷۷۱: انسؓ نے اپنی بیٹی کو بتایا کہ ایک عورت نے آنحضورؐ پر اپنے نفس کو پیش کیا اور کہا کہ کیا آپؐ کو میری حاجت ہے۔ ان کی بیٹی نے کہا، وہ کیسی بے شرم عورت تھی۔ افسوس، بے شرمی! انسؓ نے کہا، "وہ تم سے بہتر تھی کہ اس نے رسول اللہ سے رغبت کر کے ان کے سامنے اپنے نفس کو پیش کیا۔ راوی: مرحوم بن عبد العزیزؒ۔

حدیث ۴۷۷۲: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۶، ۴۶۸۵۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۴۷۷۳: (حضرت حفصہؓ بیوہ ہوئیں تو حضرت عمرؓ کی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عثمانؓ میں سے کوئی ان سے نکاح کرلے۔ بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے اپنے لیے ان سے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور وہ اس معاملے میں اس وجہ سے خاموش تھے کیوں کہ وہ حضورؐ کا یہ راز فاش کرنا نہیں چاہتے تھے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۷۳۱۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۷۷۴: امّ حبیبہؓ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ کیا آپؐ کا درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، "میں امّ سلمہ کے ہوتے ہوئے اس سے کیسے نکاح کر سکتا ہوں! اور اگر میں امّ سلمہ سے نکاح نہ بھی کرتا، تب بھی وہ میرے واسطے حلال نہ ہوتی کیوں کہ اس کا والد میرا دودھ شریک بھائی ہے"۔ راوی: عراک بن مالکؒ۔

حدیث ۴۷۷۵: فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ، [یعنی، اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو، (البقرۃ:۲۳۵)] کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی عورت جب عدت میں ہو اور کوئی اس سے نکاح کا خواہشمند ہو تو ڈھکے چھپے الفاظ میں اس کا اظہار کر سکتا ہے۔ اور عورت بھی کہہ سکتی ہے کہ میں نے یہ بات سن لی ہے مگر وہ کسی قسم کا وعدہ نہ کرے۔ (اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے) حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، [یعنی، یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۷۷۶: (آنحضرتؐ نے شادی سے پہلے حضرت عائشہؓ کو خواب میں دیکھا۔ پھر فرمایا کہ اگر یہ بات اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ہو کر رہے گی): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۶۲۶**۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۴۷۷۷: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶**۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث۴۷۷۸: (یہ تفصیلی حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) : **زمانۂ جاہلیت میں چار طرح کا نکاح ہوتا تھا۔ (۱) لڑکی کے پاس پیغام بھیجا جاتا، پھر مرد اسے مہر دے کر گھر لے آتا۔ (۲) مرد لڑکی سے شادی کر لیتا لیکن بیوی سے کہتا کہ ایام سے فارغ ہو کر فلاں مرد کے پاس چلی جانا اور فائدہ حاصل کرنا۔ شوہر اس وقت تک بیوی کے قریب نہ جاتا جب تک اس کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا جاتا کہ بچہ اچھی نسل کا پیدا ہو۔ اس طرح کے نکاح کو نکاحِ استبضاع کہتے تھے۔ (۳) چند آدمی جمع ہو کر ایک عورت سے صحبت کرتے۔ عورت کو حمل ٹھہرتا، بچہ پیدا ہوتا اور وہ جب بڑا ہو جاتا تو عورت ان سب مردوں کو اپنے پاس بلاتی اور اعلان کرتی کہ یہ بچہ کس مرد سے ہے۔ اُس مرد کو یہ بات قبول کرنی ہوتی اور وہ بچہ اس کا ہو جاتا۔ (۴) چوتھی قسم ایک طوائف کی ہے جو ہر ایک سے صحبت کرتی۔ حمل ٹھہرنے اور بچہ ہو جانے کے بعد علم قیافہ جاننے والوں کو بلایا جاتا اور ان کی مدد سے باپ کا فیصلہ کیا جاتا۔۔ جب نبی معظمؐ کی بعثت ہوئی تو اس طرح کے تمام طریقے باطل قرار دیے گئے۔ اب پیغام بھجوانا، اور مہر مقرر کر کے نکاح کرنا رواج پایا**۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۴۷۷۹: **آیت، وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ،[یعنی، اور وہ احکام بھی سناتا ہے جو کتاب اللہ میں بیان کیے گئے ہیں ان یتیم عورتوں کے متعلق جن کے لازمی حقوق تم نہیں دیتے، اور یہ بھی چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو، (النساء:۱۲۷)] سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اس کا ولی ہو۔ اس کے مال میں اس کا شریک ہو لیکن اس سے نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی اور ہی سے کرے کہ کہیں مال تقسیم نہ ہو جائے تو ایسے ولیوں کو اس طرح کرنے سے منع کیا گیا ہے**۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۸۰: (حضرتہ حفصہؓ بیوہ ہوئیں تو حضرت عمرؓ کی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عثمانؓ میں سے کوئی ان سے نکاح کرلے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۱۷۳۱۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۴۷۸۱: میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا۔ بعد میں اس نے اسے طلاق دے دی۔ مگر عدت پوری ہونے پر اس نے پھر سے پیغام بھیجا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ وہ نیک شخص تھا۔ میری بہن بھی اس سے رجوع کی خواہشمند تھی۔ پھر آیت اتری ۔وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ،[یعنی، اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ ختم مدت کو پہنچ جائیں تو تم ان کو اپنے شوہر سے نکاح کرلینے سے نہ روکو،(البقرۃ:۲۳۲)]۔ اس کے بعد میں نے طے کیا کہ اب میں اس کا نکاح اس سے ضرور کردوں گا۔ راوی: معقل بن یسارؓ۔

حدیث ۴۷۸۲: (وہ یتیم لڑکی کہ جب والی کو اس کا مال اور اس کا حسن پسند ہوتا تو اسے اس سے نکاح کرنا مرغوب معلوم ہوتا۔ مگر جب وہ مفلس اور کم شکل کی ہوتی تو پھر وہ ناپسند کرتا اور کہیں اور شادی کرلیتا۔ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت ۱۲۷ میں ایسے لوگوں کو ان باتوں سے منع فرمایا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۷۴۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۳۵ اور ۴۲۳۶)۔

حدیث ۴۷۸۳: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۷۸۴، ۴۷۸۵: جب نبی مکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں اس وقت ۶ برس کی تھی۔ ۹ سال کی عمر میں مجھ سے خلوت ہوئی۔ ۹ برس تک میں آنحضرتؐ کے نکاح میں رہی۔ اور پھر آپؐ کا وصال ہوگیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۷۸۶: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۷۸۷، ۴۷۸۸: بیوہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ (یعنی کنواری) کا بغیر اس کی اجازت کے۔ صحابہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ کنواری کی اجازت کس طرح معلوم ہوسکتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۸۹: میرے والد نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا، حالاں کہ یہ نکاح مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے رسول مکرمؐ سے اس کیا ذکر کیا تو حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ راوی: خنساء بنت خذامؓ۔

حدیث ۴۷۹۰: ایک آدمی نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا۔ جب نبی اکرمؐ کو پتہ چلا تو حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ راوی: مجمع بن یزیدؓ۔

حدیث ۴۷۹۱: (یتیم لڑکیوں سے متعلق آیات، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ (النساء:۳) اور وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (النساء:۱۲۷) کی تفسیر حضرت عائشہؓ نے کی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۷۷۴۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۳۵، ۴۲۳۶ اور ۴۷۵۳)۔

حدیث ۴۷۹۲: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی تو ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۴۷۹۳: آنحضرتؐ نے کاروبار میں ایک بولی پر اس کے رَد ہونے سے پہلے کسی دوسرے کو بولی دینے سے، اور اسی طرح شادی کے ایک پیغام پر اس کے رَد ہونے سے پہلے کسی دوسرے کو پیغام دینے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۷۹۴: ارشاداتِ نبویؐ ہیں: (۱) بدگمانی سے بچو، کیوں کہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ (۲) لوگوں کی باتوں کی کھوج نہ لگاؤ۔ (۳) باہم دشمنی نہ کرو، بلکہ ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو۔ (۴) کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اپنا پیغام نہ بھیجے، تاوقت یہ کہ وہ پیغام رَد نہ ہو جائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۷۹۵: (حضرت حفصہؓ بیوہ ہوئیں تو حضرت عمرؓ کی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عثمانؓ میں سے کوئی ان سے نکاح کر لے۔ بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے اپنے لیے ان سے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور وہ اس معاملے میں اس وجہ سے خاموش تھے کیوں کہ وہ حضورؐ کا یہ راز فاش کرنا نہیں چاہتے تھے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۷۳۱۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ۔

حدیث ۴۷۹۶: مشرق سے دو اشخاص رسول مکرمؐ کے پاس پہنچے اور انھوں نے تقریریں کیں، جسے سن کر حضورؐ نے فرمایا، "بعض بیانوں میں جادو کی تاثیر ہوتی ہے"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۷۹۷: جب میری رخصتی ہو گئی تو آنحضرتؐ میرے بستر پر آکر بیٹھ گئے۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دَف بجا کر شہدائے بدر کا مرثیہ گانے لگیں۔ ان میں سے ایک پڑھنے لگی "ہم میں سے ایک نبی ہیں جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہو گا"۔۔۔ حضورؐ نے اُسے ایسا پڑھنے سے روک دیا۔ راوی: ربیع بنت معوذؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۹۸: رسول مکرمؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر شادی کے آثار دیکھے تو ان سے سوال کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی برابر سونے کے مہر کے عوض نکاح کیا ہے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲)۔

حدیث ۴۷۹۹، ۴۸۰۰: (نبی مکرمؐ کے پاس ایک عورت پہنچی تو ایک صحابیؓ نے کہا، اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے تیرے قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے کر دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث ۴۸۰۱: ارشادِ نبی ہے کہ تم پر سب شرطوں سے زیادہ نکاح کی شرطوں کو پورا کرنے کا حق ہے، جن کی وجہ سے تمھارے لیے ان کی شرمگاہیں حلال ہوئیں۔ راوی: عقبہؓ۔

حدیث ۴۸۰۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ بوقتِ نکاح اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کی رکابی کو اپنے لیے حاصل کرے۔ اس کی تقدیر میں جو کچھ ہو گا وہی اسے ملے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۰۳: (عبدالرحمن بن عوفؓ پر شادی کے آثار نظر آئے تو حضورؐ نے ان کو ولیمہ کرنے کا مشورہ دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۸۰۴: آنحضرتؐ نے حضرت زینبؓ کا ولیمہ کیا تو بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ جب آپؐ اندر تشریف لائے تو امہات المؤمنین کے حجروں میں باہم سلام دعا ہوتی رہی۔ اس کے بعد حضورؐ پھر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ دو اشخاص ابھی بیٹھے ہیں۔ حضورؐ نے دیکھا اور پھر آپؐ الٹے واپس چلے گئے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۵۰ تا ۴۴۵۴)۔

حدیث ۴۸۰۵: (عبدالرحمن بن عوفؓ پر شادی کے آثار نظر آئے تو حضورؐ نے ان کو ولیمہ کرنے کا مشورہ دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۸۰۶: جب رسول مکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر لے گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کچھ انصاری عورتیں جمع ہیں، وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگیں، اللہ برکت دے اور نیک نصیب ہو کر زندہ رہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۰۷: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نبیوں میں کسی نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے کہا، "میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی نکاح کیا ہو، بیوی سے خلوت نہ کی ہو اور بیوی سے خلوت کرنا چاہتا ہو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۰۸: (حضرت عائشہؓ کا ۶ برس کی عمر میں نکاح ہوا اور ۹ برس کی عمر میں رخصتی ہوئی، اور ۹ برس تک نبی مکرمؐ کا ساتھ رہا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۴۷، ۴۸۵۷: راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۰۹: (خیبر سے واپسی پر حضرت صفیہؓ سے نبی مکرمؐ کا نکاح اور دعوت ولیمہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۷۰۴۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۸۱۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے انماط (عورتوں کے لیے پردے اور چادریں) بنا لیے ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمیں یہ کہاں سے میسر ہوں گے۔۔۔؟ آپؐ نے فرمایا، عنقریب میسر ہو جائیں گے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۴۸۱۱: جب نبی اکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ آکر مجھے (آنحضورؐ کے) گھر لے گئیں۔ مجھے اس وقت کوئی بات عجیب نہیں لگی سوائے اس کے کہ نبی مکرمؐ مجھ سے ملنے چاشت کے وقت تشریف لائے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۱۲: میں نے ایک یتیم لڑکی کو ایک انصاری شخص کے ساتھ بیاہ دیا۔ رسالت مآبؐ نے مجھ سے کہا، "اے عائشہ! تمھارے پاس سرور (بچیوں کا گانا) کیا تھا؟ انصار کو سرور اچھا معلوم ہوتا ہے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۱۳: میں نے اسماءؓ سے جو ہار مانگا تھا وہ راستے میں گم ہو گیا۔ نبی مکرمؐ نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ پانی کہیں نہیں نظر آیا کہ وضو کر سکیں تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ اے عائشہؓ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے، جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے صرف آپ ہی کو نجات نہیں دی بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و سہولت ملی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۲۵ اور حدیث ۳۲۷)۔

حدیث ۴۸۱۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے کہے، اللهم جنبني الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا ثم قدر بينهما في ذلك، [یعنی، اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ، اور جو اولاد تو ہمیں عنایت کرے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ] تو ان کے ہاں جو اولاد ہو گی اسے شیطان ضرر نہ پہنچائے گا۔ راوی ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۸۱۵: میں دس سال رسالت مآبؐ کی خدمت میں حاضر رہا۔ اور میں جانتا ہوں کہ آیت حجاب کا شان نزول کیا ہے۔۔۔ جب حضورؐ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمایا تو آپؐ نے

Siddiqui Publications

ولیمہ کی دعوت پر لوگوں کو بلایا۔ اس دعوت میں کھانے کے بعد لوگ جاتے رہے، لیکن تین لوگ بیٹھے رہے اور نہایت بے تکلفی سے باتیں کرنے لگے۔ اسی واقعے کے بعد آیتِ حجاب نازل ہوئی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۵۰ تا ۴۴۵۴)۔

حدیث ۴۸۱۶، ۴۸۱۷: (عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو ایک گٹھلی برابر سونا بہ طور مہر دیا۔ آنحضرتؐ کا مشورہ تھا کہ وہ ولیمہ بھی کریں): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲ اور حدیث ۴۷۹۸۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۸۱۸، ۴۸۱۹: حضورؐ نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی کا ولیمہ نہیں کیا اور وہ ایک بکری کا تھا۔ (حدیث ۴۸۱۹ میں ہے کہ) یہ ولیمہ خلوت کے بعد کیا گیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۸۲۰: آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے نکاح کیا۔ اور ان کا آزاد کرنا ہی ان کا مہر قرار پایا۔ ان کے ولیمہ میں مالیدہ کھلایا گیا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۷۴۰ اور ۴۷۴۱)۔

حدیث ۴۸۲۱: (حضورؐ نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی کا ولیمہ نہیں کیا اور وہ ایک بکری کا تھا): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں گذشتہ حدیث ۴۸۱۸، ۴۸۱۹۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۸۲۲: نبی مکرمؐ نے بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ ۲ سیر جَو میں کیا۔ راوی: صفیہ بنت شیبہؓ۔

حدیث ۴۸۲۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر کوئی شخص ولیمے کی دعوت دے تو اس میں ضرور جاؤ۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۸۲۴: ارشاداتِ نبویؐ ہیں کہ: قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ۔ لوگوں کی دعوت قبول کرو۔ اور بیماروں کی عیادت کرو۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۴۸۲۵: نبی اکرمؐ نے سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کا جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کرنا، اور دعوت قبول کرنا۔۔۔ اور آپؐ نے سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ (مرد کو) سونے کی انگوٹھی پہننا، ریشمی کپڑے پہننا، پارچہ جات کا استعمال کرنا، کتان پہننا، استبرق اور عمدہ کپڑے پہننا، ریشمی گدے استعمال کرنا، اور چاندی کے برتن استعمال کرنا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۴۸۲۶: ابو اسیدؓ نے شادی کے بعد آنحضرتؐ کی گھر پر دعوت کی۔ ان کی نئی دلہن نے آنحضورؐ کے لیے کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔ اسی سے آپؐ کی تواضع کی گئی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۲۷: جس ولیمہ میں امراء شریک ہوں اور غرباء نہ بلائے جائیں وہ کھانا سب سے بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوت کو چھوڑ دے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۲۸: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اگر کوئی شخص (بکری یا گائے یا اونٹ کے) پائے سے بھی میری دعوت کرتا ہے یا انھیں ہدیہ میں بھیجتا ہے تو میں ان کو قبول کروں گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۲۹: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ ولیمہ وغیرہ کی دعوت ملے تو اس کو ضرور قبول کرو۔

راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۸۲۳)۔

حدیث ۴۸۳۰: ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھ کر حضورؐ خوشی کے سبب ٹھہر گئے اور فرمایا، "خدایا! تم لوگ مجھے بہت محبوب ہو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۸۳۱: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): ارشاد نبیؐ ہے، جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے بطور کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۳۲، ۴۸۳۳: (ابو اسیدؓ نے شادی کے بعد آنحضرتؐ کی گھر پر دعوت کی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۶۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۸۳۴، ۴۸۳۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جسے اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان ہے اسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہچانا چاہیے۔ اس کے علاوہ فرمایا، عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی تمھیں میری وصیت ہے کیوں کہ وہ تمھاری پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ (یاد رکھو!) پسلی ٹیڑھی ہے، تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو وہ ٹوٹ جائے گی، لہٰذا جیسی ہے یوں ہی رہنے دو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۳۶: زمانۂ رسالتؐ میں ہم عورتوں سے گفتگو کرنے اور مزاح کرنے سے بچتے تھے اس خوف سے کہ ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔ لیکن بعد میں ہم اُن سے کلام اور دل لگی بھی کرنے لگے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث: ۴۸۳۷: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم سب لوگ نگہبان ہو اور تم سب سے سوال کیا جائے گا ---امام نگہبان ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ مرد گھر والوں پر نگہبان ہے۔ غلام بھی اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے بھی سوال کیا جائے گا۔

راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۰ اور حدیث ۲۳۸۷)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۳۸: (حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کو ایک قصہ سنایا جس میں گیارہ عورتیں ایک جگہ اکٹھا ہوئیں اور اپنے اپنے شوہروں کا حال بیان کیا۔ یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) :

- پہلی چھے عورتوں کے شوہر ایسے تھے کہ جن میں برائیاں اتنی زیادہ تھیں کہ ان کی عورتیں ان سے خوش نہ تھیں۔ ان میں سے ایک کو لاغر اونٹ کے گوشت سے تشبیہ دی گئی۔ دوسرے کے متعلق کہا گیا کہ اگر میں اپنے شوہر کی حالت بیان کروں تو ڈر ہے کہ میں کہیں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں۔ تیسرے کی کیفیت ایسی تھی کہ کچھ کہا جائے تو طلاق ملتی اور خاموش رہا جائے تو مفلسی ہاتھ آتی۔ ایک شوہر ایسا کہ گھر میں کچھ ہوتا رہے اسے کوئی فکر نہیں۔ ایک خاوند کے نزدیک عورت ایک مکمل عیب ہے۔ جب کہ خود اس میں ہر طرح کی برائیاں ہیں۔ ایک خاوند کے بارے میں بیان کیا گیا کہ وہ بہت کھاؤ ہے۔ اسے کسی کے دکھ سکھ سے کوئی غرض نہیں۔
- البتہ ایک شوہر متوسط ہے، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈا۔ ایک عورت نے کہا کہ میرا شوہر خرگوش کی طرح نرم و نازک ہے، ساتھ ہی خوشبو دار بھی۔ ایک کا کہنا تھا کہ میرا شوہر بہت سخی، باتدبیر اور سمجھدار ہے۔ اور دسویں عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے اور بھلا مالک کی کیا تعریف کروں! اس میں بہت سے گُن ہیں اور وہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔
- گیارھواں شوہر، ایک خصوصی شوہر ہے۔ نام، ابوزرع! واہ کیا کہنا۔ اس نے اپنی بیوی کو زیور سے لاد دیا۔ اس کے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا۔ اسے ہمیشہ ہر طرح سے خوش رکھا۔ مگر ایک دن ایسا ہوا کہ ابوزرع باہر نکلا کہ اس کے سامنے ایک عورت آئی جس کے دونوں بچے اس وقت اس کی چھاتی سے لگے دودھ پی رہے تھے۔ نہ جانے اسے کیا سوجھی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا۔ چناں چہ مجبوراً امّ زرع نے بھی دوسرے مرد سے شادی کر لی۔ اس شخص نے بھی اسے بہت سی نعمتیں دیں۔ خوب کھلایا پلایا اور صدقہ و خیرات کرنے کی اجازت دی۔ لیکن اس کے یہ سب داد و عیش ابوزرع کے مقابلے میں بہت ہی کم تھے۔
- یہ قصہ سن کر نبی مکرمؐ نے حضرتہ عائشہؓ سے فرمایا "میں بھی تمھارے لیے ایسا ہوں جیسا کہ ابوزرع۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی اور میں نے نہیں"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔۔۔ (یعنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔۔ مرتب)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۳۹: ایک مرتبہ چند حبشی، چھری گنگا سے کھیل رہے تھے۔ حضورؐ اس کو دیکھ رہے تھے اور مجھے اپنے پیچھے کر لیا تھا۔ میرا جب تک جی چاہا میں اس کھیل کو دیکھتی رہی۔ خود ہی اکتا کر اندر لوٹ گئی۔ آپؐ نے مجھے اس سے منع نہیں کیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۹)۔

حدیث ۴۸۴۰: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ):

- میں نے حضرت عمرؓ کے دَور میں ان سے دریافت کیا کہ وہ کون سی دو ازواج مطہرات ہیں کہ جن کے لیے آیت نازل ہوئی، إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّـهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا، [یعنی اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو (تو ہی بہتر ہے) کیوں کہ تم دونوں کے دل (ایک بات پر) جھک گئے ہیں، (التحریم: ۴)]۔ انھوں نے فرمایا، عائشہؓ اور حفصہؓ۔
- پھر حضرت عمرؓ نے بتایا کہ، "ایک دن میں کسی مسئلے پر کچھ غور کر رہا تھا۔ میری بیوی نے مشورہ دیا تو میں نے ان پر اپنی برہمی ظاہر کی اور کہا تم میرے معاملات میں دخل اندازی کرتی ہو"۔ ان کا جواب تھا، "اے ابن خطابؓ! مجھے تعجب ہے کہ آپ کی باتوں میں مدد کی جائے تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں، جب کہ آپ کی بیٹی حفصہؓ، آنحضورؐ کی باتوں کا جواب دیتی ہے"۔ انھوں نے کہا، یہ سن کر مجھے بہت طیش آیا اور میں فوراً حفصہؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم حضورؐ کی باتوں کا جواب دیتی ہو؟ حضرتہ حفصہؓ نے اقرار کیا کہ ہاں ہم آنحضورؐ کی باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی سے کہا، "تم اور عائشہ کسی دھوکے میں نہ رہو۔ میں تم لوگوں کو رسول کے غضب اور اللہ کی سزا سے ڈراتا ہوں"۔
- اور پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایک دن میرے انصاری دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دیکھا وہ بہت گھبرایا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ نبی مکرمؐ نے اپنی تمام بیویوں سے علاحدگی اختیار کرلی ہے۔ اُس وقت مجھے لگا کہ شاید یہ سب عائشہؓ اور حفصہؓ کے سبب ہوا ہے۔
- حضرت عمرؓ گھبرائے ہوئے حضرتہ حفصہؓ کے پاس پہنچے اور اس بات کی ان سے تصدیق چاہی۔ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں، آپ خود آنحضورؐ سے مل کر پوچھ لیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے نبی اکرمؐ سے براہ راست مل کر اس افواہ کی تصدیق چاہی۔ آپؐ نے فرمایا

Sidiqui Publications

نہیں، میں نے طلاق نہیں دی، البتہ ان پر مجھے بہت غصہ ہے اور میں نے ان سے ایک ماہ تک دور رہنے کا ایلا یعنی عہد کیا ہے۔ یوں آنحضرتؐ ۲۹ دن تک رکے رہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپؐ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا "یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہی تو ہے"۔

- اس دوران سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۸ (جسے اس حدیث میں آیت التخییر کہا گیا ہے) نازل ہوئی۔ چناں چہ آپؐ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا۔ انھوں نے کہا، "میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کو پسند کرتی ہوں"۔ اِس کے بعد حضورؐ نے اپنی تمام ازواج سے پوچھا تو سب نے بالکل یہی جواب دیا۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، اور حدیث ۴۵۷۱ تا ۴۵۷۴)۔

حدیث ۴۸۴۱: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ شوہر گھر میں ہو تو عورت کو چاہیے کہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۴۲، ۴۸۴۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور عورت اس سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۴۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ شوہر گھر میں ہو تو عورت کا اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا جائز نہیں۔۔۔ عورت کو چاہیئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔۔۔ اگر عورت شوہر کی مرضی کے بغیر اس کے مال میں سے خرچ کر دے تو مال کے ایک حصے کے لیے وہ ذمہ دار رہے گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۴۵: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ اس میں زیادہ مسکین تھے۔ مالدار لوگ دروازے پر روک دیے گئے تھے۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عموماً عورتیں تھیں۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۴۸۴۶: (سورج میں گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۹۹۳۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۷، ۱۸۳، ۸۷۴، اور ۹۸۶)۔

حدیث ۴۸۴۷: رسول اکرمؐ کا کہنا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں زیادہ تر فقیر تھے۔ پھر دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عموماً عورتیں تھیں۔ راوی: عمرانؓ۔ (دیکھیں اوپر کی حدیث ۴۸۴۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۴۸: آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم دن بھر روزے رکھتے ہو اور دن بھر قیام کرتے ہو۔ پھر فرمایا، اس طرح ہرگز روزے نہ رکھو بلکہ افطار بھی کیا کرو، رات کو قیام بھی کرو اور سو بھی جایا کرو۔ کیوں کہ تم پر تمھارے جسم کا بھی حق ہے، تمھارے نفس کا بھی حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی حق ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔

حدیث ۴۸۴۹: (آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم سب لوگ نگہبان ہو اور تم سب سے سوال کیا جائے گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۳۷۔ راوی: نافع بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۰ اور حدیث ۲۳۸۷)۔

حدیث ۴۸۵۰ تا ۴۸۵۲: رسول اکرمؐ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ تک علاحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی اور ایک کمرے میں بیٹھ گئے تھے۔ ۲۹ویں دن گذرنے پر رات کو تشریف لے گئے۔ تو کسی نے کہا، یا رسول اللہ! آپؐ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔ راویان: انسؓ، حضرت ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۸۴۰)۔

حدیث ۴۸۵۳: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ وہ دن کو مارے اور رات کو اس سے جماع کرے! راوی: عبداللہ بن زمعہؓ۔

حدیث ۴۸۵۴: ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اس کے سر کے سارے بال اتر گئے۔ اس نے آکر نبی مکرمؐ سے بیان کیا کہ میرا داماد کہتا ہے کہ اپنی بیٹی کے بالوں میں اور بال جوڑ دے۔ آپؐ نے فرمایا، بال جوڑنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۵۵: آیت، وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا، [یعنی، اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بدمزاجی اور بے پرواہی کا خوف ہے، (النساء:۱۲۸)] سے مراد وہ عورت ہے جس کا مرد اسے اپنے پاس رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر کسی اور سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو یہ عورت اپنے شوہر سے کہے کہ اگر تو دوسری شادی کا خواہشمند ہے تو وہ بھی کر لے، نہ نان نفقہ دے نہ میری باری دے، مگر مجھے طلاق نہ دے۔ کیوں کہ اسی آیت میں آگے ہے کہ ،فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا، [یعنی، تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر آپس میں صلح و آشتی سے کام لیں]۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۵۶ تا ۴۸۵۸: زمانۂ رسالت میں ہم کو مال غنیمت میں لونڈیاں ملتی تھیں اور ہم لوگ ان سے عزل (یعنی صحبت میں باہر اخراج) کرتے تھے۔ ہم نے حضورؐ سے پوچھا تو فرمایا، جو روح دنیا میں آنی ہے وہ ضرور آئے گی۔ راویان: جابرؓ اور ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۰)۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۸۵۹: نبی مکرمؐ جب باہر جاتے تو سفر میں ساتھ لے جانے کے لیے اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے۔ایک سفر میں میرا اور حفصہؓ کا نام نکلا۔ حضورؐ کی عادت تھی کہ رات میں مجھ سے باتیں کرتے ہوئے چلتے۔ مگر ایک رات حفصہؓ کے کہنے پر میرے اونٹ پر وہ بیٹھ گئیں اور میں ان کے اونٹ پر۔ حضورؐ پہنچے اور حفصہؓ کو سلام تو کیا لیکن خاموشی سے روانہ ہوگئے۔ جب منزل آئی تو آپؐ وہاں موجود نہ تھے۔میں نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیے اور دعا کرنے لگی کہ خدایا! کوئی زہریلا کیڑا ہی مجھے کاٹ لے تاکہ مجھ میں آنحضورؐ سے شکایت کرنے کی طاقت اور موقع نہ رہے۔راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۴۸۶۰: حضرت سودہؓ نے(بڑھاپے کے سبب)اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ یوں آنحضرتؐ، حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوراتیں گذارا کرتے۔راوی: عروہؒ۔

حدیث۴۸۶۱،۴۸۶۲: نبی مکرمؐ کی یہ سنت ہے(یعنی یہ حدیث مرفوع ہے) کہ جب باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات روز رہے۔ اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ پھر باری باری اسی طرح رہے۔راوی: انسؓ۔

حدیث۴۸۶۳: آنحضرتؐ اپنے تمام ازواج(نوبیویوں) سے ایک شب میں مل لیتے تھے۔راوی: انسؓ۔

حدیث۴۸۶۴: نبی مکرمؐ نماز عصر ادا کرنے کے بعد روزانہ اپنی تمام بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ کبھی کسی کے پاس زیادہ دیر ٹھہر بھی جاتے۔راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۴۸۶۵: حضرت عائشہؓ فرماتیں کہ آنحضرتؐ اپنے آخری مرض میں اپنی بیویوں سے پوچھتے کہ کل میں کہاں قیام کروں گا؟اس سے آپؐ کی مراد ہوتی کہ میرا دن کب آئے گا؟ چناں چہ سب نے میرے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔یوں میرے پاس ہی آپؐ کا وصال ہوا۔ جس وقت روح قبض ہوئی اس وقت آپؐ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا۔ چوں کہ حضورؐ کو میں نے مسواک چبا کر دی تھی لہٰذا آپؐ کا لعاب دہن میرے لعاب سے ملا ہوا تھا۔راوی: ہشام بن عروہؒ۔

حدیث۴۸۶۶: "ایک بار میں نے حفصہ سے کہا کہ اے بیٹی! تجھے یہ عورت(حضرت عائشہؓ) کہیں تکبر میں نہ ڈال دے جو اپنے حسن پر نازاں اور محبوبۂ رسولؐ ہے۔میں نے اپنی اس بات کا تذکرہ نبی مکرمؐ سے بھی کیا تو آپؐ مسکرانے لگے"۔راوی: حضرت عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۸۶۷: ایک عورت نے آنحضرتؐ سے کہا کہ میری ایک سوکن ہے۔ میرا شوہر جتنا مجھے دیتا ہے میں اگر اپنی سوکن کو جلانے کے لیے بڑھا چڑھا کر بتاؤں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا (یعنی دھوکے باز) ایسا ہے جیسے اس نے مکر کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔ راوی: حضرتہ اسماءؓ۔

حدیث۴۸۶۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص، اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں۔ اسی لیے اللہ نے تمام برے کاموں کو حرام کر رکھا ہے۔ اور اللہ سے زیادہ اپنی تعریف پسند کرنے والا بھی نہیں"۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۴۸۶۹: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جس وقت تم میں کوئی مرد یا عورت زنا کا مرتکب ہوتا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیرت کسی کو نہیں آتی۔ اور فرمایا کہ اے میری امت والو! جو کچھ میں جانتا ہوں تم بھی جان لو تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۸۶)۔

حدیث۴۸۷۰، ۴۸۷۱: (تم میں سے کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں اوپر کی احادیث ۴۸۶۸ اور ۴۸۶۹۔ راوی: ابو سلمہؓ۔

حدیث۴۸۷۲: مجھ سے زبیرؓ نے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور گھوڑے کے سوا، زمین یا مال وغیرہ کچھ نہ تھا۔ میں گھوڑے کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی۔ پھر آنحضرتؐ نے انھیں کچھ زمین عطا فرمائی جو گھر سے کوئی دو میل دور تھی۔ میں اس زمین پر جا کر وہاں سے چھوہاروں کی گٹھلیاں لایا کرتی۔ ایک دن میں اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھائے آرہی تھی کہ میں نے رسول کریمؐ کو اپنے صحابہؓ کے ساتھ آتے دیکھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے آواز دی اور اونٹ پر اپنے پیچھے بیٹھنے کو کہا۔ میں جھجکی تو حضورؐ نے سمجھ لیا کہ مجھے سب کے سامنے شرم آرہی ہے۔ چناں چہ آپؐ چل پڑے۔ بعد میں، میں نے زبیرؓ سے راستے میں ہونے والے واقعے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا، میں تو اس بات پر بہت شرمندہ ہو رہا ہوں کہ حضورؐ نے تمھیں سر پر گٹھلیاں لاتے دیکھ لیا۔۔ بعد میں حضرت ابو بکرؓ کو پتا چلا تو انھوں نے میرے لیے ایک خادم بھیج دیا۔ راوی: اسماء بنت ابو بکرؓ۔

حدیث۴۸۷۳: آنحضرتؐ کسی ایک زوجہ کے پاس تھے کہ کسی دوسری زوجہ نے ایک پلیٹ میں کھانا بھیجا۔ مگر جب زوجہ، غلام سے وہ پلیٹ لینے لگیں تو پلیٹ ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ گئی۔

Siddiqui Publications

نبی اکرمؐ نے اس پلیٹ کے ٹکڑے جمع کیے اور اس میں جو کچھ کھانا تھا اسے سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ "تمھاری ماں ہاجرہ نے بھی ایسی ہی غیرت کی تھی"۔ پھر حضورؐ نے دوسری پلیٹ منگوا کر اس غلام کے حوالے کی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ٤٨٧٤، ٤٨٧٥: رسول مکرمؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ "جب میں جنت میں گیا تو وہاں ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا، "حضرت عمرؓ کا"۔ میں نے اندر جانے کا ارادہ کیا مگر پھر رک گیا، کیوں کہ مجھے تمھاری غیرت معلوم تھی"۔۔۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ رونے لگے اور کہا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا! راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ٣٠٢١)۔

حدیث ٤٨٧٦: آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو یا ناراض ہوتی ہو، تو دونوں صورتوں کو پہچان لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا، "وہ کیسے"؟ تو آپؐ نے فرمایا، جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو قسم کھاتے ہوئے کہتی ہو، "یاربّ محمدؐ"! اور جب ناراض ہوتی ہو تو قسم کھاتے ہوئے کہتی ہو، "یاربّ ابراھیمؑ"!۔ میں نے عرض کیا بالکل درست، لیکن یارسول اللہ! میں صرف آپؐ کا نام چھوڑتی ہوں (محبت نہیں چھوڑتی)۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ٤٨٧٧: مجھے رسول مکرمؐ کی کسی بیوی سے اتنا رشک نہ ہوا جتنا خدیجہؓ سے ہوا۔ اس لیے کہ آنحضرتؐ کو یہ بات بذریعہ وحی بتادی گئی تھی کہ انھیں جنت میں موتیوں سے بنے ایک محل کی بشارت دے دو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ٤٨٧٨: نبی اکرمؐ نے ایک بار منبر پر یہ فرمایا کہ " ھشام بن مغیرہ نے مجھ سے کہا کہ میں اس کی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنے دوں۔ میں اُسے اس بات کی قطعی اجازت نہیں دوں گا، کیوں کہ فاطمہ میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے جو تکلیف اسے پہنچتی ہے وہ مجھے پہنچتی ہے اور جو ایذا اسے ہوتی ہے وہ ایذا مجھے ہوتی ہے۔ ہاں اگر علی، فاطمہ کو چھوڑ کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو یہ ان کا اختیار ہے"۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ٣٤٥٨ اور ٣٤٧٠)۔

حدیث ٤٨٧٩: رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں۔ علم اٹھ جائے گا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ شراب پینے کی کثرت ہوگی۔ مرد کم ہوجائیں گے۔ عورتیں اتنی زیادہ ہوجائیں گی کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک سربراہ ہوگا۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۸۰: ارشاد نبیؐ ہے کہ عورتوں کے گھر (تنہائی میں) جانے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری نے حضورؐ سے سوال کیا کہ دیور کے متعلق آپؐ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "دیور تو موت ہے"۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۴۸۸۱: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ کوئی شخص غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا میری بیوی حج کرنے جارہی ہے اور میرا نام جہاد کی فہرست میں لکھا جاچکا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، "چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۸۸۲: رسالت مآبؐ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا، تم لوگ مجھے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۸۸۳: [آنحضرتؐ کا عورتوں کے لیے حکم ہے کہ مخنث (یعنی ہیجڑوں) سے پردہ کرو]: یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۰۴، ۴۰۰۵۔ راوی: زینب بنت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۴۸۸۴: (حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کو اپنی چادر میں چھپایا اور حبشیوں کا کھیل تماشہ ان کا دل بھر جانے تک دکھایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۳۹ اور حدیث ۴۸۳۹۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۸۵: (حضرت سودہؓ رات کسی کام سے باہر نکلیں۔ حضرت عمرؓ نے راستے میں انھیں دیکھ کر پہچان لیا۔ حضرت سودہؓ گھر پہنچیں تو آنحضرتؐ سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا، "اے عورتو! تمھیں اپنے ضروری کاموں کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دے دی گئی ہے"): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۵۵۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۸۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگے تو تم منع نہیں کرو۔ راوی: سالمؓ۔

حدیث ۴۸۸۷: (جو لوگ نسب کے اعتبار سے محرم ہوتے ہیں، وہی لوگ رضاعی یعنی دودھ کے رشتے سے بھی محرم ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۷۵۸۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۷۵۴، ۴۷۵۵، ۴۷۵۶ اور حدیث ۴۷۵۹)۔

حدیث ۴۸۸۸، ۴۸۸۹: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے مل کر اپنے خاوند سے اس کی اس طرح سے تعریف نہ کرے کہ جیسے کہ وہ اُس عورت کو ظاہراً یا بالمشافہ دیکھ رہا ہو۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۹۰: حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا، "میں آج رات اپنی تمام بیویوں سے صحبت کروں گا۔ وہ سب ایک ایک بیٹا دیں گی۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے" فرشتے نے ان سے کہا کہ "انشاء اللہ" کہہ لیجیے۔۔۔ انھوں نے اپنے اردادے کی تکمیل تو کی لیکن کسی سے اولاد نہیں ہوئی سوائے ایک کے اور اس سے بھی آدھا بچہ ہوا۔۔۔ اس بات پر آنحضرتؐ نے فرمایا، کاش سلیمانؑ "انشاء اللہ" کہہ لیتے تو ان کی بات پوری ہونے کی امید بڑھ جاتی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۸۹۱، ۴۸۹۲: رسول مکرمؐ سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر پہنچنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۴۸۹۳ تا ۴۸۹۵: میں ایک جنگ میں نبی اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے اونٹ کی رفتار بڑھانا چاہ رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے یہ بات محسوس کی اور پوچھا، کس بات کی جلدی ہے؟ میں نے کہا، میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ پوچھا کنواری سے کی ہے یا بیوہ سے؟ عرض کیا، بیوہ سے۔ فرمایا، کنواری سے کرتا تو تُو اُس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔۔۔ غرض ہم مدینہ پہنچ گئے۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا، تُو عشاء تک کا انتظار کر لے پھر گھر جانا، تا کہ تیری بیوی تیرے لیے اپنی پوری تیاری کر لے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۴۸۹۶: سہل بن ساعدیؓ نے اپنے پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کی کہ جنگ اُحد کے موقع پر رسالت مآبؐ کے زخموں کی دیکھ بھال حضرتہ فاطمہؓ نے کی جب کہ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لا کر زخموں کو دھوتے وقت ڈال رہے تھے۔ بہ طور علاج ایک چٹائی جلائی گئی تھی اور اس سے آپؐ کا زخم بھر گیا۔ راوی: ابو حازمؓ۔

حدیث ۴۸۹۷: ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نبی معظمؐ کے ساتھ کبھی عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں شریک رہے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ اس موقع پر آنحضورؐ باہر تشریف لائے، نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا۔ اذان و اقامت کا تذکرہ نہیں ہوا۔ پھر آپؐ عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ انھیں نصیحت کی۔ آخرت کی یاد دلائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ میں نے دیکھا عورتیں کانوں اور گلوں سے اپنے زیور اتار اتار کر حضرت بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۸۹۸: ایک مرتبہ مجھ پر میرے والد حضرت ابو بکرؓ غصہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میری کوکھ میں چبھونے لگے۔ اُس وقت میں صرف اس وجہ سے بالکل بھی ہل نہیں سکتی تھی کیوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے اس حال میں کہ آنحضرتؐ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications